جمعہ یکم جنوری 1999ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

☎ 213029

جمعہ یکم جنوری 1999ء 12 رمضان 1419 ہجری- یکم صلح 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 1

اطاعت

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔

جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی جس نے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی وہ میرا نافرمان ہے۔

(مسلم کتاب الامارہ باب وجوب طاعۃ الامراء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بصرہ العزیز کا عالمی درس قرآن ☆ نمبر 4

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے والا خدا کی پیروی کرتا ہے

ساری کائنات میں کہیں تضاد نہیں- ہر جگہ حسین توازن قائم ہے

درس کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

لندن: 24- دسمبر 1998ء سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں بیت الفضل میں رمضان المبارک کے چوتھے روز سورہ نساء کی آیات 79 تا 84 کا درس دیا۔ حضور ایدہ اللہ کا یہ عالمی درس القرآن ایم ٹی اے نے لائیو ٹیلی کاسٹ کیا۔ اور اردو کے علاوہ سات دیگر زبانوں عربی، فرنچ، جرمن، انگلش، بوسنین، ترکی اور بنگالی میں رواں ترجمہ ساتھ ساتھ نشر کیا گیا۔

آیت نمبر 79

سورۂ نساء کی آیت 79 کا ترجمہ بیان کرتے ہوئے حضور نے فرمایا تم جہاں کہیں بھی ہو گے موت تمہیں آلے گی۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی حسنہ آئے تو وہ اللہ کی طرف سے ہے اور اگر کوئی برائی آئے تو تیری طرف سے ہے۔ انہیں، کیا ہو گیا ہے کہ کوئی بات سمجھنے کے قریب نہیں جاتے۔

حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود کا ارشاد بیان فرمایا کہ تم مرتفع برجوں میں بھی ہو تو موت ہر کسی کو آلے گی۔ یہی سنت اللہ ہے۔ اس میں کوئی کلمہ ایسا نہیں جس سے کوئی شخص باہر رہ جائے۔ حضرت مسیح موعود کا ارشاد بیان کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ سکھ کا سرچشمہ اللہ کی ذات ہے اور دکھ کا سرچشمہ تمہاری ذات ہے۔ موت سے انسان بچ تو سکتا نہیں پھر کیوں ذلت کی موت اختیار کی جائے۔ دکھ انسان کے اپنے ہاتھوں کی کمائی ہے۔ خدا کی ذات ہرگز ظالم نہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس آیت میں ذکر ہے کہ سب کچھ اللہ کی طرف سے ہے اور اگلی آیت میں ہے کہ جو بھلائی تجھے پہنچے وہ اللہ کی طرف سے ہے اور جو برائی تجھے پہنچے وہ تیری اپنی طرف سے ہے۔ اس میں کوئی تضاد نہیں۔ حضرت مسیح موعود نے ارشاد بالا میں یہ بات کھول کر رکھ دی ہے۔ مفسرین نے لکھا ہے کہ یہود کہتے تھے کہ حضرت رسول کریم ﷺ مدینہ میں آئے تو پھلوں کی پیداوار کم ہو گئی اور قیمتیں بڑھ گئیں۔ اس کا جواب یہ ہونا چاہئے کہ رسول خدا ﷺ کے آنے سے پہلے بھی کبھی پھل کم یا زیادہ آتے تھے۔ یہ قدرت کا قانون ہے۔

بیضاوی کی تفسیر کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے ضمناً فرمایا کہ بیضاوی دراصل شافعی تھے۔ زمخشری جو کشاف کے مصنف ہیں ان سے بیضاوی نے استفادہ کیا۔ ان پر معتزلہ ہونے کا الزام ہے۔ معتزلہ پر الزام ہے کہ انہوں نے دین کی بنیادوں کو تبدیل کر دیا۔ دراصل یہ تبدیلی نہیں تھی بلکہ انہوں نے ان بنیادوں کی عقلی توجیہہ کی ہے۔ زمخشری کی کشاف بہت اعلیٰ کتاب ہے۔ اس میں اس زمانے کے لحاظ سے دین کی جو عقلی تشریحات دلوں کو مطمئن کر سکتی تھیں ان کا ذکر ہے بیضاوی نے الکشاف سے کثرت سے استفادہ کیا ہے مگر کشاف کا کوئی حوالہ نہیں دیا۔ اس لحاظ سے یہ کتاب پایۂ استناد سے گر جاتی ہے بیضاوی کو مستشرق سیل Sale نے اتنا کوٹ کیا ہے کہ لگتا ہے کہ اس نے بیضاوی کے سوا کوئی کتاب نہیں پڑھی۔ جو حوالہ ہے بیضاوی کا ہے۔ یہود نے کب اور کس کو کہا تھا کہ آنحضرت ﷺ کے آنے سے پھل کم ہو گئے۔ اس کا کوئی حوالہ نہیں دیا گیا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا فی الحقیقت کہنا تو یہ چاہئے تھا کہ آنحضرت ﷺ کی برکت سے مسلمان کثرت سے باہر سے مدینہ آتے تھے۔ تو اشیاء کا مطالبہ زیادہ ہو جاتا تھا اور قیمتیں بڑھ جاتی تھیں۔ قیمتیں بڑھنے سے اہل مدینہ کو فائدہ ہوا اس سے یہودیوں کو تو فائدہ ہوا۔ اس لئے نحوست کی بجائے برکت کہنا چاہئے۔

آیت نمبر 80

اس کا ترجمہ حضور ایدہ اللہ نے بیان فرماتے ہوئے کہا کہ جو بھلائی تجھے پہنچے وہ اللہ کی طرف سے ہے اور جو ضرر رساں امر ہو گا وہ تیری اپنی طرف سے ہے اور ہم نے تجھے لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے اور اللہ خوب اچھا گواہ ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی بیان فرمودہ حدیث حضرت صاحب ایدہ اللہ نے بیان فرمائی کہ مومن کو اگر کوئی کانٹا بھی چبھے تو اللہ اس کے بدلے میں اس کی خطاؤں کو معاف کر دیتا ہے۔ مومن پر آنے والی مصیبت اس کے لئے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے۔ حضرت نبی کریم ﷺ کی برکت سے مومن کی ہر سزا نیکی میں بدل گئی۔

آیت نمبر 81

اس آیت کا ترجمہ بیان کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا جو رسول اللہ کی پیروی کرے اس نے اللہ کی پیروی کی۔ اور جو پھر جائے تو ہم نے تجھے ان پر نگران بنا کر نہیں بھیجا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس کی مثال گلہ بان کی ہے وہ اپنا

باقی صفحہ 2 پر

فہرست مجلس عاملہ انصار اللہ

پاکستان 1999ء

○ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے برائے سال 1999ء - 1378 ہش کے لئے مندرجہ ذیل مجلس عاملہ انصار اللہ پاکستان کی منظوری عطا فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو احسن رنگ میں خدمت دین اور سلسلہ کا کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(صدر مجلس انصار اللہ پاکستان)

اراکین خصوصی

1- مکرم مرزا عبدالحق صاحب
2- مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب
3- مکرم شیخ محبوب عالم خالد صاحب

اراکین مجلس عاملہ

1- مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نائب صدر اول
2- مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب نائب صدر
3- مکرم ڈاکٹر لطیف احمد قریشی صاحب نائب صدر
4- مکرم سید خالد احمد شاہ صاحب نائب صدر صف دوم
5- مکرم محمد اسلم شاد منگلا صاحب قائد عمومی
6- مکرم ڈاکٹر عبدالخالق صاحب خالد قائد تعلیم
7- مکرم محمد اعظم اکسیر صاحب قائد اصلاح و ارشاد
8- مکرم مبارک احمد طاہر صاحب قائد تربیت
9- مکرم لطیف احمد جھمٹ صاحب ایڈیشنل قائد تربیت (نومبائعین)
10- مکرم ملک منصور احمد عمر صاحب قائد تعلیم القرآن
11- مکرم منور احمد جاوید صاحب قائد اشاعت
12- مکرم عبدالجلیل صادق صاحب قائد ذہانت و جسمانی
13- مکرم سید قاسم احمد صاحب قائد ایثار
14- مکرم حبیب الرحمٰن زیروی صاحب قائد تجنید

باقی صفحہ 7 پر

اصل مدعا بیعت کا یہی ہے کہ توبہ کرو- استغفار کرو اور نمازوں کو درست کر کے پڑھو۔

(حضرت مسیح موعود)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2-50 روپے

نئے سال کی مبارک باد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بصرہ العزیز کے مبارک الفاظ میں:-

"عمومی دستور کے مطابق نئے سال پر مبارک باد بھی دی جاتی ہے اور جہاں تک کسی کے بس میں ہو تحائف بھی پیش کئے جاتے ہیں- اس لئے اس موقعہ پر میں اس رسم کو دینی رنگ دیتے ہوئے سب سے پہلے احباب جماعت کو

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کا محبت بھرا تحفہ پیش کرتا ہوں- اس دعا کے ساتھ کہ یہ سال اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے جماعتِ احمدیہ ہی کے لئے نہیں تمام بنی نوع انسان کے لئے بھی پہلے سال سے زیادہ بہتر بنائے- اور مصائب' مشکلات اور تکالیف کے جو زمانے ہم نے گزشتہ سال میں دیکھے ان کو اپنے فضل سے اس نئے سال میں ٹال دے اور جن مصیبتوں نے گزشتہ سال میں جنم لیا تھا انہیں آگے بڑھنے سے پہلے ہی ردّ فرمادے اور وہ بے پھل ہو کر رہ جائیں اور جن نیکیوں نے گذشتہ سال میں جنم لیا تھا انہیں بھرپور پھل عطا فرمائے اور بکثرت مثمر بثمرات حسنہ بنائے-"

(خطبہ جمعہ 3- جنوری 86ء)

احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام

جمعہ یکم- جنوری 1999ء

12-30	رات- جرمن سروس
1-35	رات- چلڈرنز کارنر
2-00	رات- درس القرآن
3-40	رات- ہومیو پیتھی کلاس
5-05	رات- تلاوت- درس الحدیث- خبریں
5-40	رات- یسرنا القرآن کلاس
6-05	صبح- درس القرآن
7-45	صبح- لقاء مع العرب
8-45	صبح- اردو کلاس
9-50	صبح- ہومیو پیتھی کلاس
11-05	دوپہر- تلاوت- درس الحدیث- خبریں
12-15	دوپہر- پشتو پروگرام- جماعت احمدیہ دنیا کے کناروں تک
12-50	دوپہر- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
1-40	دوپہر- لقاء مع العرب
2-50	دوپہر- اردو کلاس
4-00	دوپہر- کمپیوٹر ہر ایک کے لئے
4-30	سہ پہر- بنگالی سروس
5-05	رات- تلاوت- درس ملفوظات- خبریں
6-00	رات- خطبہ جمعہ- لائیو
7-00	رات- ڈاکومنٹری- سپورٹس ریلی مجلس اطفال الاحمدیہ پاکستان
7-40	رات- فرانسیسی بولنے والے احباب سے ملاقات
8-40	رات- خطبہ جمعہ
9-55	رات- لقاء مع العرب
11-05	رات- تلاوت- درس الحدیث
11-20	رات- اردو کلاس

ہفتہ 2- جنوری 1999ء

12-25	رات- جرمن سروس
1-25	رات- چلڈرنز کارنر
1-45	رات- نیوز ریویو
2-45	رات- خطبہ جمعہ- یکم جنوری 99ء
3-55	رات- فرانسیسی بولنے والے احباب سے ملاقات
5-05	رات- تلاوت- حدیث- خبریں
5-40	رات- چلڈرنز کارنر
6-00	صبح- لقاء مع العرب
7-15	صبح- خطبہ جمعہ
8-20	صبح- اردو کلاس
9-25	صبح- کمپیوٹر سب کے لئے
9-55	صبح- فرانسیسی احباب سے ملاقات
11-05	دوپہر- تلاوت- درس الحدیث- خبریں

باقی صفحہ 7 پر

بقیہ صفحہ 1

کام کرتا رہتا ہے- اور حوادث زمانہ سے اگر کوئی بھیڑ ہلاک ہو جائے تو وہ اس کا ذمہ دار نہیں ہوگا-

قرآن اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سب سے بڑا دشمن

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس زمانہ میں مستشرقین اور پادریوں میں سے قرآن اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سب سے بڑا دشمن منٹگمری واٹ ہے- بظاہر یہ مسلمانوں کا ہمدرد بنتا ہے مگر کبھی کبھی بے اختیاری میں اس کی دشمنی کا پھوڑا پھٹ جاتا ہے- اور بے اختیاری سے اس کا اصل چہرہ نظر آجاتا ہے- آیت زیر بحث نے یہی کام کیا ہے- اس کی وضاحت میں یہ شخص حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف بات کرتا ہے حضور ایدہ اللہ نے منٹگمری واٹ کا حوالہ سنایا جس میں اس نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف بات کی ہے حضور نے فرمایا یہ شخص دھوکے باز ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گندا دشمن ہے اور کبھی حملے سے نہیں چوکتا-

حضور ایدہ اللہ نے بائبل کے حوالہ جات سے منٹگمری واٹ اور اس قبیل کے دوسرے لوگوں کو جواب دینے کے لئے بائبل کے کئی حوالے سنائے جن سے عیسائیت کے عقائد کی نفی ہوتی ہے- حضور نے فرمایا قرآن کے ویریوں کے لئے اب کون سی پناہ گاہ باقی رہ گئی ہے- جہاں دجال سے ڈرایا گیا ہے وہ بالکل درست ہے- اس زمانے کا انٹی کرائسٹ (دجال) یہ شخص ہے-

سورہ نساء آیت نمبر 82

اس آیت کا ترجمہ بیان کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہتے ہیں ہمارا کام فرمانبرداری ہے- پھر جب وہ رات کو تیرے پاس سے چلے جاتے ہیں- تو ان کا گروہ رات کو تیرے خلاف مخالفانہ تدبیریں کرتا ہے- جو تدبیر وہ کرتے ہیں اللہ اس کو محفوظ کرتا جاتا ہے- تو ان سے اعراض کر- اور اللہ کے بعد کسی کارساز کی ضرورت نہیں-

کفیٰ باللہ وکیلا کا مطلب بیان کرتے ہوئے حضور نے فرمایا اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جو کام لینا چاہے ان سب کے لئے وہ اپنی ذات میں اکیلا ہی کافی ہے وہ اپنی ذات پر ہی بناء کرتا ہے کسی دوسرے سے پوچھ پوچھ کر احکام جاری نہیں کرتا-

آیت 83

اس کا ترجمہ اور مفہوم یہ ہے کہ پس کیا وہ قرآن پہ تدبر نہیں کرتے- اگر یہ اللہ کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو وہ اس میں ضرور اختلاف پاتے-

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا قرآن کریم ہر قسم کے تضادات سے پاک ہے- مستشرقین اور پادریوں کے خلاف یہ کھلی گواہی ہے کہ ساری کائنات میں کہیں تضاد نہیں- کسی تثلیث کا ثبوت نہیں ملتا- ایک ہی خدا ہے جو سارے بوجھ اٹھانے میں کافی ہے- کائنات میں اتنا حسین توازن قائم ہے کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے-

حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود کا ایک ارشاد بیان کرنے کے بعد فرمایا قرآن میں جو اختلاف نہ ہونے کا ذکر ہے یہ تنبیہ ہے کہ اگر ایسی تفسیر کرو گے جو قرآن کی کسی دوسری آیت سے ٹکراتی ہو گی تو وہ تفسیر غلط ہو گی- قرآن کریم کے تضاد سے پاک ہونے کے بارے میں حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ جب قرآن کے بارے میں یہ دعویٰ کیا گیا تو سننے والے معترضین کا یہ فرض تھا کہ اس کے اختلاف کو واضح کرتے- لیکن کوئی نہ بولا اور سب ساکت ہو گئے- حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ ایسا دعویٰ ہے جو ردّ نہیں کیا جا سکتا- تاریخ اس کی گواہ ہے حضور نے اس ضمن میں یہ نکتہ بھی بیان فرمایا کہ قرآن کریم 23 برس کے طویل عرصے تک نازل ہوتا رہا- اگر ایک مصنف لمبے عرصے کے بعد کچھ لکھے تو بھول جاتا ہے اور بار بار اپنی پہلی تحریر کو دیکھتا ہے- تو وہ جس نے محض زبانی بات کی ہے اس کی باتوں میں 23 سال کے عرصہ میں کوئی تضاد نہ ہو- یہ حیران کن بات ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت پر مہر تصدیق ثبت کرتی ہے-

آیت 84

اس آیت کا ترجمہ اور مفہوم بیان کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اور جب بھی ان کو کوئی امن یا خوف کی بات پہنچتی ہے تو وہ اسے مشہور کر دیتے ہیں اور اگر وہ اسے رسول کی طرف یا اپنے حکام کی طرف لے جاتے تو ان میں سے جو اس کی اصلیت کو معلوم کر لیا کرتے ہیں وہ اس کی حقیقت کو پا لیتے اور اگر تم پر اللہ کی رحمت نہ ہوتی تو سوائے چند ایک لوگوں کے باقی سب کے سب شیطان کے پیچھے چل پڑتے-

حضور ایدہ اللہ نے اس آیت کی تشریح میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث بیان فرمائی- حضرت ابو ہریرہ ؓ سے مروی ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کسی کے جھوٹا ہونے کے لئے یہ بات ہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات کو آگے بیان کر دے-

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جب تک یقین نہ ہو کہ یہ بات سچی ہے' آگے بیان نہ کی جائے- جھوٹا اس کو اس لئے کہیں گے کہ اس نے بات آگے کی مگر یہ نہ بتایا کہ میں تو سنی سنائی بیان کر رہا ہوں- نجانے سچ ہے یا جھوٹ ہے- ایسی بات کے جھوٹ یا سچ ہونے کے بارے میں اپنے امیر یعنی اولوالامر سے پوچھا جائے اولوالامر سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد ہیں- جب کسی جنگ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود شامل نہ ہوتے تھے تو قافلے کا امیر مقرر کرتے- اس صورت میں بات اس کی طرف پہنچانی چاہئے-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

الفضل خود خرید کر پڑھئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(الفضل 2-اپریل 58ء)

دوست رمضان کے عہد کو یاد رکھیں

یہ مہینہ اصلاح نفس کا خاص مہینہ ہے

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے

بعض گذشتہ سالوں میں یہ خاکسار احباب جماعت کی خدمت میں یہ تحریک کرتا رہا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود کے منشاء کے ماتحت دوستوں کو چاہئے کہ رمضان کے مہینہ میں اپنی کسی کمزوری کے متعلق دل میں خدا سے عہد کیا کریں۔ کہ وہ آئندہ اس کمزوری سے ہمیشہ مجتنب رہیں گے۔ حضرت مسیح موعود کا یہ ارشاد بڑی حکمت پر مبنی ہے۔ کیونکہ اول تو انسان کا فرض ہے کہ وہ ہمیشہ ہی اپنے نفس کا محاسبہ کرکے اپنی کمزوریوں کو دور کرنے کی کوشش کرتا رہے اور اپنی زندگی کے آخری لمحہ تک خدا سے قریب تر ہوتا جائے۔ اس کے علاوہ رمضان کا مہینہ اپنے خاص روحانی ماحول اور نماز روزہ اور نوافل اور تلاوت قرآن مجید اور ذکرالٰہی اور صدقہ و خیرات کی وجہ سے اس قسم کے محاسبہ اور ترک منہیات کے ساتھ مخصوص مناسبت رکھتا ہے اور اس مشہور مثال کے مطابق کہ لوہا اسی وقت اچھی طرح کوٹا جاسکتا ہے جب کہ وہ گرم اور نرم ہو۔ رمضان کے مہینہ کو اصلاح نفس کے ساتھ خاص جوڑ ہے۔ پس ہمارے بھائیوں اور بہنوں کو چاہئے کہ وہ موجودہ رمضان میں بھی اس زریں موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی کمزوریوں کو دور کرنے کی کوشش کریں اور اپنی کسی خاص کمزوری کو سامنے رکھ کر دل میں خدا سے عہد کریں کہ وہ انشاء اللہ آئندہ ہمیشہ اس کمزوری سے الگ رہیں گے اور کبھی اس کے مرتکب نہیں ہوں گے اس عہد کو کسی پر ظاہر کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ ظاہر کرنا عام حالات میں اس کی ستاری کے خلاف ہے۔ اس لئے صرف دل میں عہد کرنا کافی ہے مگر یہ عہد ایسا ہو کہ "جان جائے مگر بات نہ جائے۔" کا مصداق بن جائے۔ کیونکہ خدا کے ساتھ کئے ہوئے عہد کے متعلق قیامت کے دن پرسش ہوگی۔

اس عہد کے لئے ہر انسان اپنے نفس کے محاسبہ کے ذریعہ اپنے واسطے خود کسی مناسب کمزوری کا انتخاب کرسکتا ہے مگر بہتر ہوگا کہ ایسی کمزوری کو چنا جائے جو دوسروں کے لئے ٹھوکر یا خراب نمونہ کا موجب بن رہی ہو اور جماعت کی بدنامی کا باعث ہو۔ لیکن اگر یہ ممکن نہ ہو تو پھر خواہ کوئی کمزوری ہو جسے انسان اپنے حالات کے ماتحت جلد تر ترک کرنے کی طاقت رکھتا ہو۔ اس کے متعلق عہد کیا جاسکتا ہے۔ اور یاد رکھنا چاہئے کہ ایک کمزوری کا ترک کرنا اسی طرح دوسری کمزوریوں کو ترک کرنے کی طاقت پیدا کرتا ہے جس طرح ایک نیکی کا اختیار کرنا دوسری نیکیوں کا رستہ کھولتا ہے۔ ذیل میں مثال کے طور پر چند معروف کمزوریوں کا ذکر کیا جاتا ہے تا دوستوں کو انتخاب میں سہولت پیدا ہو۔

1۔ سب سے اول نمبر پر نماز میں سستی ہے

اور نماز میں سستی کے اندر باجماعت نماز میں کوتاہی۔ نماز کو صرف ٹھونگیں مار کر پڑھنا اور سنوار کر ادا نہ کرنا اور اس کی ظاہری اور باطنی شرائط سے غفلت برتنا سب شامل ہیں۔ حدیث میں آتا ہے کہ قیامت کے دن اعمال صالحہ میں سے سب سے پہلے نماز کے متعلق پرسش ہوگی۔ اور یہ بھی حدیث میں آتا ہے کہ نماز مومن کا معراج ہے جس میں نماز پڑھنے والا گویا خدا سے باتیں کرتا ہے پس نماز نہ پڑھنا یا نماز میں سستی کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔

2۔ جماعتی چندوں میں سستی بھی بڑی کمزوریوں میں سے ہے جس میں شرح کے مطابق چندہ نہ دینا یا کسی مد میں تو چندہ دینا اور کسی میں غفلت اختیار کرنا وغیرہ شامل ہیں اس زمانہ میں جو (دعوت الی اللہ) کا مخصوص زمانہ ہے چندہ اول درجہ کی نیکیوں میں شامل ہے اور میرا تجربہ ہے کہ اس کی وجہ سے مال ہرگز گھٹتا نہیں بلکہ مال میں برکت پیدا ہوتی ہے۔ صدر انجمن احمدیہ کے چندے اور تحریک جدید کے چندے اور وصیت کا چندہ اور جلسہ سالانہ کا چندہ اور نئی وقف جدید کا چندہ وغیرہ سب نہایت اہم اور نہایت مبارک چندے ہیں اور لاریب یہ تمام چندے ینفقون میں شامل ہیں جس کے متعلق قرآن مجید نے اپنے شروع میں ہی بہت تاکید فرمائی ہے۔

3۔ لین دین اور تجارت میں بددیانتی کی بدی بھی اس زمانہ میں بہت بھیانک صورت اختیار کرگئی ہے جس کا نہ صرف انسان کے اخلاق پر بلکہ مجموعی نیک نامی پر بھی بھاری اثر پڑتا ہے اور آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد کہ من غش فلیس منّی۔ یعنی جو شخص دوسروں کے ساتھ دھوکا کرتا اور خیانت کا رویہ اختیار کرتا ہے اس کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ ہر سچے (احمدی) کو ڈرانے کے لئے کافی ہونا چاہئے۔ قرآن مجید نے بھی ایسے لوگوں کے لئے جو دھوکا کرتے ہیں اور دوسروں کا حق مارتے ہیں ویل یعنی ہلاکت کی تہدید فرمائی ہے۔ اسی طرح جھوٹ بولنے کی عادت اور سود خوری بھی اسی ذیل میں آتی ہے سود کے متعلق قرآن فرماتا ہے کہ سود لینے والا خدا تعالیٰ سے جنگ کرنے کے لئے تیار ہووے۔ اور جھوٹ تو گناہ کے انڈے پیدا کرنے کی مشین ہے۔

4۔ رشوت بھی کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔ ہر احمدی کا دامن اس لعنت سے اس طرح پاک ہونا چاہئے۔ جس طرح دھوبی کے گھر سے واپس آیا ہوا کپڑا میل کچیل سے پاک ہوتا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے۔ رشوت دینے والا اور رشوت لینے والا دونوں آگ میں ہیں۔ کیونکہ اس سے قوم کے اخلاق تباہ ہوتے ہیں۔ اور ملک ذلیل ہو جاتا ہے۔ میں یہ باتیں صرف مثال کے طور پر لکھ رہا ہوں ورنہ میں یقین رکھتا ہوں کہ خدا کے فضل سے احمدیہ جماعت کی بھاری اکثریت ان کمزوریوں سے پاک ہے۔

5۔ شراب نوشی بھی جسے ام الخبائث (یعنی تمام بدیوں کی ماں) کہا گیا ہے اس زمانہ میں عام ہو رہی ہے اور گو میں یقین رکھتا ہوں کہ احباب جماعت خدا کے فضل سے اس ناپاک عادت سے محفوظ ہیں لیکن آج کل یہ بدی نو تعلیم یافتہ طبقہ میں اور خصوصاً مغرب زدہ لوگوں میں ایسی عام ہو رہی ہے کہ میں ڈرتا ہوں کہ بعض خام طبع نوجوان اس کمزوری میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ کہ خود تو شراب سے کنارہ کش رہیں لیکن اپنی دعوتوں میں دوسروں کو شراب پلا دیا کریں۔ حالانکہ یہ فعل بھی رسول پاک ﷺ کی ہدایات کے سراسر خلاف ہے۔ اسی طرح جؤا بھی شراب کی طرح بہت مخرب اخلاق بدی ہے قرآن مجید نے اسے شراب کے ذکر کے ساتھ ملا کر بیان کیا ہے آج کل تاش کے کھیل میں جؤا بازی یا گھوڑدوڑ وغیرہ میں جوئے کی شرطیں لگانا عام ہو رہا ہے۔

6۔ بے پردگی کا مرض بھی آج کل عام ہے اور خصوصاً پاکستان بننے کے بعد یہ کمزوری بہت بڑھ گئی ہے اور فیشن کی اتباع میں اپنی بیویوں کو بے پرد کرکے مردوں کی مجلسوں میں لانے اور بے حجابانہ کھلے پھرانے اور قرآنی ارشاد لا یبدین زینتھن کو پس پشت ڈالنے کا مرض وبا کی صورت اختیار کرگیا ہے (دین) ہرگز یہ نہیں کہتا کہ عورتیں گھروں میں قید رہیں یا یہ کہ وہ تعلیم نہ پائیں یا یہ کہ وہ قومی زندگی میں حصہ نہ لیں۔ بلکہ وہ اس معاملہ میں صرف بعض دانشمندانہ حد بندیاں لگاتا ہے جو مردوں اور عورتوں دونوں کے اخلاق کی حفاظت کے لئے ضروری ہیں۔ پس ہمارے احمدی نوجوانوں کو عیسائیوں کی اندھی تقلید اور دوسرے لوگوں کی نقالی سے بچتے ہوئے اس معاملہ میں بہت محتاط رہنا چاہئے۔ اسلام کے ابتدائی زمانہ میں مسلمان عورتیں مسنون پردہ بھی کرتی تھیں اور قومی زندگی میں حصہ بھی لیتی تھیں۔ اور بعض عورتوں نے بڑی نمایاں خدمات انجام دی ہیں۔ میں احمدیت کی غیور بیٹیوں سے بھی امید رکھتا ہوں کہ وہ اس معاملہ میں اپنے خاوندوں اور باپوں پر اچھا اثر ڈالیں گی۔

7۔ (دین) بے شک انسان کی ذاتی اور خاندانی اور قومی ضرورتوں کے ماتحت تعدد ازدواج کی اجازت دیتا ہے مگر ساتھ ہی سخت تاکید فرماتا ہے کہ جو شخص دوسری شادی کرے اس کے لئے ضروری ہے کہ پورے پورے عدل و انصاف سے کام لے۔ اور سب بیویوں کے درمیان اپنے وقت اور مال اور اپنی ظاہری توجہ کو اس طرح بانٹے کہ انصاف کا ترازو بالکل برابر رہے مگر آج کل بعض لوگ دوسری شادی کے بعد پہلی بیوی کو کالمعلقہ یعنی لٹکا ہوا چھوڑ دیتے ہیں۔ جو نہ تو صحیح معنے میں خاوند کی بیوی سمجھی جاسکتی ہے اور نہ وہ اپنے لئے کوئی اور راستہ اختیار کرنے کے لئے آزاد ہوتی ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ ایسے لوگ حشر کے میدان میں اس طرح اٹھیں گے کہ ان کا نصف دھڑ مفلوج ہوگا۔

8۔ ماں باپ کی خدمت میں غفلت برتنا بھی اس زمانہ کی ایک عام کمزوری ہے۔ خصوصاً شادی کے بعد کئی نوجوان اپنے والدین کی خدمت بلکہ ان کے واجبی ادب تک میں کمزوری دکھانے لگتے ہیں۔ حالانکہ قرآن نے شرک کے بعد حقوق والدین کو دوسرے نمبر کا گناہ قرار دیا ہے۔ قرآن مجید نے کیا عجیب دعا سکھائی ہے۔ کہ اے خدا تو میرے ماں باپ پر اسی طرح رحم فرما۔ جس طرح کہ انہوں نے میرے بچپن میں مجھے رحم اور شفقت کے ساتھ پالا۔ اس دعا میں یہ لطیف اشارہ ہے کہ جس طرح تمہارے ماں باپ نے تمہیں تمہاری کمزوری کے زمانہ میں اپنے پروں کے نیچے رکھ کر پالا تھا اسی طرح ان کے بڑھاپے میں تم انہیں اپنے پروں کے نیچے رکھو۔

9۔ مردوں کے لئے یہ خاص حکم ہے کہ وہ اپنی بیویوں کے ساتھ بہت اچھا سلوک کریں۔ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں۔ خیرکم خیرکم لاھلہٖ۔ یعنی تم میں سے خدا کے نزدیک بہترین شخص وہ ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ سلوک کرنے میں بہتر ہے۔ اور عورتوں کے لئے یہ حکم ہے کہ وہ اپنے خاوندوں کی پوری وفادار اور خدمت گذار رہیں۔ حتیٰ کہ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ اگر خدا کے سوا کسی اور کو سجدہ کرنا جائز ہوتا تو میں حکم دیتا کہ بیوی خاوند کو سجدہ کرے۔ یہ معمولی باتیں نہیں۔ بلکہ سماجی بہبود اور خانگی امن کے لئے گویا ریڑھ کی ہڈی ہیں۔

10۔ ہمسایوں کے ساتھ حسن سلوک کا بھی دین میں خاص حکم ہے آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ مجھے جبریل علیہ السلام نے ہمسایوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی اس طرح بار بار تاکید کی ہے کہ مجھے گمان گزرا کہ شاید ہمسایہ کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انسان کا وارث ہی بنا دیا جائے گا۔ دراصل انسان کے اخلاق کا حقیقی ثبوت اس سلوک سے ملتا ہے جو وہ اپنے ہمسایوں کے ساتھ کرتا ہے اور لازماً ہمسایوں کے ساتھ بدسلوکی ایک بہت بڑی بدی ہے۔

11۔ جماعتی انتظام کے ماتحت اپنے مقامی امیروں کے ساتھ عدم تعاون اور تفرقہ پیدا کرنے کی عادت بھی بڑی ناپاک بدیوں میں سے ہے جو نہ صرف جماعتی تنظیم کو تباہ کرنے والی بلکہ جماعت کو بدنام کرنے والی اور جماعتی رعب کو مٹانے والی اور جماعت کو اتحاد کی برکتوں سے محروم کرنے والی ہے آنحضرت ﷺ نے اس کے متعلق تاکید فرمائی ہے اور بارہا فرماتے تھے اگر تمہارے خیال میں تمہارا کوئی امیر اپنا حق تو تم سے چھینتا ہے مگر تمہارا حق تمہیں دینے کو تیار نہیں تو پھر بھی تم اس کی اطاعت کرو اور اپنے حق کے لئے خدا کی طرف دیکھو۔ نیز فرماتے تھے من شذّ شذّ فی النار یعنی جو شخص جماعت میں تفرقہ پیدا کرتا ہے وہ آگ میں ڈالا جائے گا۔

12۔ اس زمانہ میں تمباکو نوشی بھی ایک عالمگیر کمزوری بن گئی ہے اور غالباً ہماری جماعت میں بھی کافی پائی جاتی ہے۔ اس مرض میں منہ کی بدبو اور روپے کے نقصان اور وقت کے ضیاع اور سرطان یعنی کینسر وغیرہ کی امراض کو دعوت دینے کے سوا کوئی فائدہ نہیں۔ بعض کرسی نشین فلسفی اس سے طبیعت کا وقتی سکون حاصل ہونے کے مدعی بنتے ہیں۔ مگر حضرت مسیح موعود فرمایا کرتے تھے کہ مجھے اس چیز سے طبعی نفرت ہے اور فرماتے تھے کہ اگر تمباکو آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں ہوتا تو مجھے یقین ہے کہ آپؐ اسے منع فرماتے۔ پس دوستوں کو اس کے ترک کی طرف بھی توجہ دینی چاہئے۔ لیکن اگر کسی شخص کے لئے لمبی عادت کی وجہ سے فوری ترک ممکن نہ ہو تو کم از کم اتنی احتیاط تو رکھی جائے کہ دوسروں کے سامنے تمباکو نوشی سے پرہیز کیا جائے۔ تاکہ ان کی یہ کمزوری اپنے تک محدود رہے اور ان کی اولاد یا دوسرے عزیزوں اور دوستوں میں سرایت نہ کرنے پائے۔

13۔ بالآخر اس زمانہ میں سینما دیکھنے کی عادت بھی ایک وبا کی صورت اختیار کرکے لاکھوں انسانوں کی زندگی کو تباہ کر رہی ہے۔ اور گندی اور فحش فلموں اور خلاف اخلاق مناظر کو دیکھنے کے نتیجہ میں ان کے دل و دماغ میں گویا گھن لگ گیا ہے۔ اور سینما کی ناپاک کشش نے خام طبیعت کے نوجوانوں کو مختلف انواع کے جرائم کی طرف بھی مائل کر رکھا ہے ہماری جماعت میں سینما جانا منع ہے۔ مگر سنا جاتا ہے کہ بعض بے اصول احمدی بھی کبھی کبھی اس کمزوری میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اگر کوئی خالصتہ" علمی یا طبی یا تاریخی یا جغرافیائی یا جنگی فلم ہوتی جو الف سے لے کری تک گندے مناظر سے پاک ہوتی تو لوگ اس سے فائدہ اٹھا سکتے تھے۔ مگر موجودہ صورت میں جو فلمیں بظاہر اچھی سمجھی جاتی ہیں ان میں بھی دودھ کے گلاس میں چند قطرے پیشاب کے بھی ملے ہوتے ہیں۔ پس بہرحال ان سے اجتناب لازم ہے۔

یہ چند کمزوریاں میں نے صرف مثال کے طور پر شمار کی ہیں ورنہ کمزوریاں تو بے شمار ہیں۔ مثلاً بدنظری۔ غیبت۔ گالی گلوچ کی عادت۔ فحش گوئی فحش اور گندے رسالے پڑھنا۔ بیکاری میں وقت گذارنا وغیرہ وغیرہ ہر شخص اپنے حالات کا جائزہ لے کر اپنے متعلق خود فیصلہ کر سکتا ہے کہ اگر وہ ساری بدیاں نہیں چھوڑ سکتا۔ تو کم از کم اسے پہلے کسی بدی کو ترک کرنا چاہئے؟ پس میں حضرت مسیح موعود کے مبارک منشاء کے مطابق احباب جماعت سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس رمضان میں اپنی کسی نہ کسی کمزوری کو سامنے رکھ کر اسے ترک کرنے کا عہد کریں اور پھر خدا سے نصرت چاہتے ہوئے اس بدی سے اس طرح الگ رہیں جس طرح کہ صاحب عزم مومنوں کا شیوہ ہوتا ہے تاکہ ان کا رمضان ٹھوس اور معین نتیجہ پیدا کرنے والا ثابت ہو۔ جیسا کہ میں نے کہا ہے۔ اس عہد کو کسی پر ظاہر کرنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ ہمارا خدا ستار ہے اور ستاری کو پسند کرتا ہے مگر تفصیل ظاہر کرنے کے بغیر بزرگوں اور دوستوں سے دعا کی تحریک کرنے میں حرج نہیں کیونکہ مومن ایک دوسرے کے لئے سہارا ہوتے ہیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

تجارتی خبریں

○ پاکستان کی کیپٹل ڈویلپمنٹ اتھارٹی نے سارک چیمبرز آف کامرس اینڈ انڈسٹری کو یہ پیش کش کی ہے کہ اگر وہ اپنا مستقل ہیڈ کوارٹر اسلام آباد میں قائم کرنے کے لئے راضی ہو تو اسے اس سلسلے میں زمین مفت دی جائے گی۔

○ وزیراعظم پاکستان محمد نواز شریف نے اعلان کیا ہے کہ پبلک سیکٹر میں بھرتی پر عائد شدہ پابندی کو جلد اٹھالیا جائے گا۔

○ پاکستان نے تین لاکھ ٹن چاول جس کی قیمت 80 ملین ڈالر ہو گی انڈونیشیا کو فروخت کرنے کے لئے بین الاقوامی ٹنڈر حاصل کر لیا ہے۔

○ ایکسپورٹ پروموشن بیورو کے چیئرمین نے یہ انکشاف کیا ہے کہ حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ ایکسپورٹ پراسسنگ یونٹس جو اشیاء ایکسپورٹ کریں گی ان پر سیلز ٹیکس نہیں لیا جائے گا۔

○ سنٹرل بورڈ آف ریونیو نے ایک اعلان جاری کیا ہے کہ 99-1998ء کے سال میں 5 ملین ٹن چینی برآمد کی جائے اور اس پر 4500 روپے ڈیوٹی ڈرا بیک فی ٹن کی سہولت دی جائے گی۔

○ سندھ کے صوبہ سے گندم کی نقل و حمل مکمل طور پر بند کر دی گئی ہے۔ اس سلسلے میں سندھ کی سرحدوں پر چیک پوسٹیں قائم کر دی گئی ہیں۔

○ مشرق وسطیٰ کے تمام حاکم شیوخ جو پاکستان میں رہائش اختیار کرنا چاہتے ہیں ان کے لئے کسی بھی چیز پر جو وہ اس سلسلے میں درآمد کرنا چاہیں امپورٹ ڈیوٹی ختم کر دی گئی ہے۔ اس میں ہر قسم کی کاریں بھی شامل ہیں۔

بشیر احمد شاہد صاحب

قربتیں اور دوریاں

آج زمانہ کی روشوں میں ایک بھیانک قسم کا انقلاب برپا ہو رہا ہے اور انسانی زندگی کے حقیقی اور دنیاوی رشتے دلخراش تلخیوں کا روپ دھار رہے ہیں۔ اور کچھ سمجھ نہیں آرہا کہ یہ سب کچھ کیوں ہو رہا ہے۔

جہاں تک انسانی سوچ کا دخل ہے وہ بھی ساتھ چھوڑ رہی ہے۔ کیونکہ ذہن اور معاشرہ لاشعوری طور پر مادہ پرستی کا شکار ہو چکے ہیں۔ جن میں لالچ اور حرص کے سوا کچھ نہیں رہا۔

یوں تو اس کمزور انسان نے جب سے آنکھ کھولی ہے۔ وہ قدرت کے ان واقعات کا احاطہ کرنے سے ہمیشہ ہی قاصر رہا ہے۔ خوشیاں اور غم زندگی کے دامن کے ساتھ ساتھ چلتے آئے ہیں۔ کبھی سکھ، کبھی دکھ۔ کبھی قرار اور کبھی بے قرار، کبھی بلندیوں پر پرواز اور کبھی منہ کے بل گر جانا۔ انہیں حوادثات زمانہ کی ستم ظریفیاں کہیں یا اپنے اعمال کے گناہوں کی تعبیر۔

اس دنیا میں انسان نے جوں جوں ترقی کی منازل طے کیں دوریوں کے فاصلے قریب سے قریب تر ہوتے چلے گئے۔ لیکن افسوس اس کے ساتھ ہی دلوں میں اتنی ہی کدورتیں بڑھتی چلی گئیں۔ یہاں تک خاندان اور ملک بھی اس کی لپیٹ میں آ گئے۔ اور آپس کے تعلقات میں بیگانگی اور بے مروتی نے جگہ لے لی۔ حرص اور لالچ اس قدر عروج پر پہنچ گیا۔ کہ محبتیں نفرتوں میں بدل گئیں۔ بڑوں کا احترام ختم ہو گیا اور چھوٹوں پر شفقتوں کا تصور بالکل ناپید ہو گیا۔ حتیٰ کہ انسانیت کے تمام رشتے ختم ہو گئے اور انسانی قدروں کو یکسر پامال کر کے رکھ دیا گیا۔

ایک بستی میں صدیوں سے رہنے والے جن کا پیار۔ جن کا خلوص اور جن کا رہن سہن مدتوں سے مشترک تھا جن کی حیا اور عزت ایک تھی۔ جن کا خلوص بے لوث تھا اور کردار قابل فخر۔ وہ انسانیت کی ایک ایسی لڑی میں پروئے ہوئے تھے کہ ان کے ٹوٹنے کا کبھی گمان بھی نہ تھا۔ ان کا اپنا ایک خاندان تھا اور اپنی ایک بستی بلکہ ایک ہی ملک کے رہنے والے۔ اگرچہ وہ مذہب و ملت کے لحاظ سے ایک دوسرے سے بہت مختلف تھے۔ ان کی عبادت گاہیں مختلف اور ہر ایک کا اپنا اپنا عبادت کا الگ طریقہ کار جس کے بجالانے کے لئے وہ پوری طرح سے آزاد تھے۔ لیکن ان کے نزدیک انسانیت کے رشتے ان سب سے بالا تھے۔ اور اس کے خلاف سننے کے لئے وہ ایک لمحہ کے لئے بھی تیار نہ تھے۔

لیکن آہ افسوس! وہ ایک جان اور ایک مان رکھنے والے آج یکدم کیوں بکھر گئے۔ یہ آج کے دور کا ایک بہت بڑا المیہ ہے۔ ایک دوسرے کی عزتوں سے بھیانک کھیل کھیلنے والے، ایک دوسرے کو سرعام لوٹنے والے۔ دہشت گردی کا شاہکار بننے والے آج کن عمیق گڑھوں میں پڑنے لگے ہیں۔

افسوس صد افسوس! آج کیوں ہم اپنے پرانے سنہری [illegible]لوں کو بھلا بیٹھے ہیں۔ کیا کبھی کسی نے سوچا ہے۔ نہیں ہرگز نہیں۔ لیکن خدا را۔ کچھ تو سوچئے۔ ہم کیا تھے اور اب کس ڈگر پر چل نکلے ہیں۔ آخر یہ شکر رنجیاں کیسے ختم ہوں گی۔ یہ کدورتیں کیسے مٹ سکیں گی۔ اور یہ نفرتیں کس طرح الفتوں میں ڈھل سکیں گی۔ اس کے لئے ہمیں ایک بہت بڑا مجاہدہ کرنا ہو گا۔

آیئے! ہم سب اسی کے آستانہ پر جھکیں، اس سے خیر کے طالب ہوں اور اسی کی دی ہوئی توفیق سے اپنے دلوں میں ایک نمایاں تبدیلی پیدا کریں۔ اپنی پریشانیوں کو دور کرنے کے لئے اپنے "رب رحیم" سے التجا کریں کہ وہ ہمیں محض اپنے فضل سے اس بھنور سے نکال لے۔ اپنی محبت کی تلاش میں اس کی رضا کی راہوں کو ڈھونڈنے کی توفیق دے۔ ہمارے اندھیروں کو نور سے بدل دے۔ ہماری ساری مشکلات، ہماری ساری پریشانیاں، خوشیوں میں تبدیل ہو جائیں۔ ہم اپنے نفسوں کے لئے نہیں بلکہ اپنے ملک کے لئے وہ قربانیاں دینے کے اہل بن سکیں جس کی اس وقت اس کو سخت ضرورت درپیش ہے۔

اے ارحم الراحمین۔ ہم تیری ہی نصرت کے طالب ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں۔ ہم ہوائے نفس کی موجوں میں غرق ہوئے جا رہے ہیں تو ہمیں بچا، تو ہماری حفاظت کر۔

اے ہمارے محسن اور ہادی۔ صراط مستقیم ہمارے لئے ایک نعمت عظمیٰ ہے۔ تو ہمارا مقصود ہے۔ ہم تیرے تفضلات اور تیری نعماء کے طالب ہیں۔ تو سب طاقتوں کا سرچشمہ ہے تو اپنے فضلوں سے ان اندھیروں کو نوری شعاعوں میں بدل دے تا اس دیس کے باسی تیری تجلیات سے بہرہ ور ہو کر تیرے رخ انور کا جلوہ دیکھ سکیں۔

اے ہمارے محبوب حقیقی۔ تو اس ایک چھوٹے سے خطہ کو جو صرف تیرے نام سے حاصل کیا گیا تھا اسے ہر قسم کی لغزشوں اور ضلالتوں سے پاک کر دے۔ اس پاک وطن کی سلامتی سے ہی ہماری تمام تر راحتیں وابستہ ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ ہم تیری رحمت اور تیری شفقت کے بھکاری ہیں۔ اور کیوں نہ ہم تیرے سوا سب سے منہ موڑلیں۔ کیونکہ تو ہی ہمارا خالق کل اور مالک کل ہے۔

تیرے اس خطہ کا ایک ایک ذرہ ہمیں بہت پیارا ہے۔ خدا کرے کہ ہم آپس کے سب اختلافات کو بھول کر وطن عزیز کے لئے ایک سیسہ پلائی دیوار بن جائیں۔ تیری عظمت پر ہم قربان ہوں اور ہمارے سینوں کو صرف اور صرف تیری سوزش محبت گرمائے۔ خدا کرے کہ یہ دوریاں پھر قربتوں میں بدل جائیں۔ اور ہم سب ایک پاکستانی ہوں اور اس کے سوا کچھ بھی نہ۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مکرم پروفیسر راجا نصراللہ خان صاحب

آپ نے عالم اسلام کی بے لوث خدمت کی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک سچا پاکستانی - ڈاکٹر عبدالسلام

اہل علم و قلم پاکستانیوں کی آراء سے انتخاب

قسط سوم آخر

پروفیسر ڈاکٹر انیس عالم صاحب کا انٹرویو:- "1964ء میں جب میں Ph.D کا مقالہ لکھ رہا تھا تو مجھے ایک سکالر شپ ملا اور میری فزکس میں دلچسپی کو دیکھتے ہوئے اس وقت کے پنجاب یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر حمید احمد خان نے لندن ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کو فون کیا اور بتایا کہ ہمارا ایک طالب علم سکالر شپ پر یہاں آرہا ہے آپ اسے امپیریل کالج میں ایڈجسٹ کروا دیں۔ چنانچہ سلام صاحب نے مجھے امپیریل کالج میں Ph.D کے لئے ایڈجسٹ کروا دیا۔ میری ڈاکٹر صاحب سے بہت سی ملاقاتیں ہوئیں اور میں نے ڈاکٹر صاحب سے بھرپور فائدہ اٹھایا اور میرا جو سارا کیریئر ہے اس کے بنانے میں ڈاکٹر سلام صاحب کا ہی بنیادی کردار ہے۔"

(2) اصل میں پروفیسر عبدالسلام اور پاکستانی سائنس کو علیحدہ کیا ہی نہیں جاسکتا چونکہ وہ پچاس کی دہائی سے ہی پاکستانی سائنس سے وابستہ رہے اور 1974ء تک صدر کے سائنسی مشیر بھی رہے۔ اس لئے پاکستان میں سائنس کے جتنے بھی ادارے بنے اور پاکستان کے جتنے بھی سائنسدان ٹرینڈ ہوئے ان سب میں سلام صاحب کا بنیادی کردار ہے۔ اور یہ بدقسمتی ہے کہ 1974ء میں جب ڈاکٹر صاحب یہاں سے چلے گئے تو ان کی جگہ لینے والا کوئی بھی نہیں تھا۔ یعنی ان کی مناسب Replacement نہیں ہو سکی۔ نتیجہ اس کا یہ نکلا کہ ان کے بعد باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت سائنسدانوں کی ٹریننگ کا کوئی انتظام نہیں ہو سکا اور اس وقت ہم شدید بحران سے دو چار ہیں۔"

(3) پاکستانیوں اور پاکستان سے ڈاکٹر صاحب کو بہت محبت تھی۔ مثلاً جب بھی ہم نے وہاں جانا انہوں نے فوراً پنجابی یا اردو میں بات کرنی شروع کر دینی۔ جب بھی ان سے پاکستان کے حالات پر بات ہوتی جذباتی ہو کر ان آنکھوں میں آنسو آجاتے۔ پاکستانیوں کے لئے سلام صاحب کے دروازے ہمیشہ کھلے رہتے۔"

س۔ سابق چیئرمین پاکستان اٹیمی کمیشن منیر احمد صاحب کا مضمون مطبوعہ روزنامہ آجکل لاہور 96-11-30 سے تین اقتباسات:-

(1) "بہت کم پاکستانیوں نے پروفیسر عبدالسلام کی طرح پاکستان کا وقار بڑھایا ہے۔ وہ نہ صرف پاکستان کے سب سے بڑے سائنسدان تھے بلکہ شاید اس صدی کے دوران مسلم ممالک میں پیدا ہونے والے عظیم ترین سائنسدان بھی تھے۔"

(2) "سائنس کی دنیا کے لئے عبدالسلام ہمارا دریچہ تھا کیونکہ تمام دنیا کے عظیم ترین سائنسدان ان کا احترام کرتے تھے۔ انہوں نے دنیا کے اعلیٰ ترین تحقیقی اداروں اور یونیورسٹیوں میں تیسری دنیا کے سیاست دانوں کو مواقع مہیا کئے۔ تھوریٹیکل فزکس میں ان کی نمایاں خدمات کے علاوہ جس کے لئے انہیں نوبیل انعام ملا' ان کا سب سے بڑا ورثہ یہ ہے کہ انہوں نے تیسری دنیا کے لئے سائنس دانوں کی ایک کثیر تعداد کو تربیت دی۔ پروفیسر عبدالسلام نے پاکستان میں سائنس کی ترقی کے لئے ناقابل فراموش خدمات سرانجام دیں اور 14 سال تک "پی اے ای سی" کے رکن رہے۔ وہ اس کے قیام ہی سے اس کی رہنمائی کرتے رہے۔ انہوں نے ہی اس کے لئے عمارت تعمیر کرنے کے مقام کا تعین کیا اور حکومت کو قائل کیا کہ وہ سائنسدانوں کو تربیت دے' انہیں بیرون ملک بھیجے۔ انہوں نے نئے سائنسدانوں کو یونیورسٹیوں اور لیبارٹریوں میں جگہ دلوائی۔ انہوں نے پاکستان میں سیم و تھور کے مسئلے سے نمٹنے کے لئے ایوب خان کو امریکہ سے مدد لینے کا مشورہ دیا جس کے بعد ریویلے مشن قائم ہوا۔ 1960ء کی دہائی میں مجھے ڈاکٹر عبدالسلام کے ساتھ نیوکلیئر فیول پروسیسنگ کے قیام کے لئے تجاویز پیش کرنے کا موقع ملا۔ ایوب خان نے معاشی بنیادوں پر اس منصوبے کو ترک کر دیا۔ اس طرح تیس قبل پاکستان نے اس اہم ترین ٹیکنالوجی کو حاصل کرنے کا موقعہ گنوا دیا۔ جب وہ انتہائی سستی قیمت پر بلا روک و ٹوک حاصل ہو سکتی تھی۔"

(3) "جب 1979ء میں انہوں نے نوبیل انعام حاصل کیا تو اس کے فوراً بعد اندرا گاندھی نے انہیں بھارت کا دورہ کرنے کی دعوت دی۔ انہوں نے کہا کہ وہ سب سے پہلے پاکستان جانا چاہتے ہیں اور انہوں نے ریاست کے مہمان کی حیثیت سے پاکستان کا دورہ کیا۔ کئی ممالک کے سربراہان کے ساتھ ان کے ذاتی تعلقات تھے اور وہ سب ان کی بہت قدر کرتے تھے۔ ایک مرتبہ چین کے دورہ کے دوران مجھے بتایا گیا کہ چینی اکیڈمی نے ان کے اعزاز میں ڈنر کا اہتمام کیا ہے۔ جس میں وزیراعظم شریک ہوں گے لیکن تمام پروٹوکول کو توڑتے ہوئے چین کے صدر نے بھی اس ڈنر میں شامل ہونے کا فیصلہ کیا۔"

(مضمون مطبوعہ روزنامہ "خبریں" مورخہ 97-11-29 کا اقتباس:-

"وہ عالی شان ادارہ جو فزکس جیسی سائنس کی ترقی کے لئے ڈاکٹر عبدالسلام نے اٹلی میں قائم کیا' پنجاب میں کیوں نہ بن سکا؟ یہ سوال نہیں ایک بدصورت حقیقت ہے کہ ڈاکٹر عبدالسلام کو قادیانی ہونے کی وجہ سے فزکس کی ترقی کے لئے کام کرنے نہیں دیا گیا۔ نوبیل پرائیز جیتنے والا یہ سائنسدان اپنے انعام اور اعزاز لاکر اسی زمین پہ سجا دینا چاہتا تھا۔ پوری دنیا سے اسے جو عزت اپنے علم کے لئے ملی تھی وہ اپنے وطن لے کر آنا چاہتا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ وہ اس حیثیت میں ہے کہ دنیائے سائنس کے خزانوں سے جتنی امداد اپنے وطن کے لئے مانگے وہ اسے ملے گی۔ اس کا خواب تھا کہ یہاں دنیا کی بڑی سائنس کی بنیاد استوار ہو جائے مگر افسوس! یہ سب کچھ ہونے نہیں دیا گیا۔ کس نے نہیں ہونے دیا؟ یہ سوچ جس نے پاکستان کے واحد نوبیل انعام یافتہ کو سائنسی علم کی برکت اور شہرہ آفاق شہرت لے کر وطن لوٹنے نہیں دیا' اس رویے سے کس قدر نقصان ہوا؟ علم کی دولت کو ٹھکرا کر اپنے وطن کو محروم کیا۔ ایک ایسی ہستی کا دل توڑا جس پر انسانیت کو فخر ہے۔ اس پر بھی ڈاکٹر عبدالسلام نے اپنے انعام کی رقم سے پاکستانی طالب علموں کی امداد کا سلسلہ جاری رکھا۔"

اول و آخر پاکستانی

الف۔ ماہر علم و ادب پروفیسر خواجہ مسعود صاحب اپنے مضمون مطبوعہ "دی نیوز" 96-12-23 میں رقم طراز ہیں:-

(I) "نوبیل پرائز دیئے جانے کی تقریب میں ڈاکٹر سلام نے اس بات کو یقینی بنایا کہ وہ ایک پاکستانی کے طور پر جانے اور پہچانے جائیں۔ اس موقعہ پر ان کا لباس' اچکن' پگڑی جس پر سیدھا طرہ بھی اٹھا ہوا تھا اور سنہرے کام والے کھسے پر مشتمل تھا۔"

(II) "مختلف ممالک نے کوشش کی ڈاکٹر سلام ان کی شہریت لے لیں۔ مثلاً نہرو نے ڈاکٹر سلام صاحب کو کہا کہ آپ تقسیم ہند سے پہلے تو انڈین تھے۔ ایک دفعہ انڈیا آجائیں۔ ہم جیسا ادارہ آپ کہیں گے بنائیں گے لیکن ڈاکٹر صاحب بھلا کیسے ماننے والے تھے۔ بلکہ ہم نے ڈاکٹر صاحب کی علالت کے دوران انڈین اخبارات کے تراشے دیکھے ہیں جن سے پتہ چلتا تھا کہ انہوں نے ڈاکٹر صاحب سے بار بار کہا کہ ہم آپ کو 300 کروڑ آفر کرتے ہیں اور سلام یونیورسٹی سری نگر میں بنائیں گے لیکن ڈاکٹر صاحب نے کہا آپ میرے نام پر جو مرضی بنائیں میں اول و آخر پاکستانی ہوں.....ڈاکٹر صاحب کو اپنے وطن پاکستان سے اس قدر محبت تھی کہ کہا کہ زندگی میں نہ سہی مرنے کے بعد مجھے دفن تو پاکستان میں کریں۔ پاکستان ڈاکٹر سلام کی First Priroify تھا اور پاکستان ہی ڈاکٹر سلام کا First and last love تھا۔ وہ کہتے تھے کہ پاکستانیوں میں بہت Potential ہے لیکن اس کے لئے ملک میں حالات سازگار نہیں کہ وہ آگے آسکیں۔"

سائنس میگزین کے ایڈیٹر جناب قاسم محمود نومبر 1992ء کی تھرڈ ورلڈ اکیڈمی آف سائنسز کی چوتھی جنرل کانفرنس منعقدہ کویت کی اختتامی روداد بیان کرتے ہیں۔

"اگلے روز صبح دس بجے صبح میری روانگی تھی۔ میں ڈاکٹر صاحب سے الوداعی مصافحے کے لئے لفٹ سے نیچے اترا...... ان کی دوربین نگاہوں نے مجھے دیکھ لیا۔ میں ان کے قریب گیا۔ ان کی خرخراہٹ والی خفیف آواز سننے کے لئے اپنا چہرہ ان کے چہرے کے بالکل قریب کر لیا۔ کہنے لگے "کل آپ نے ڈاکٹر عثمانی کا ذکر کر کے بہت اچھا کیا۔ مجھے سکون پہنچا۔ اللہ آپ کو خوش رکھے اور وہ آپ کے حلق میں جو سرطان ہو گیا تھا اس کا کیا حال ہے"؟ اور کہا "میرے لائق کوئی خدمت ہو تو حاضر ہوں۔ اچھا خدا حافظ۔ جائیے پاکستان کی خدمت کیجئے۔ خط لکھا کریں اور اگر احباب میرا حال پوچھیں تو کہنا اب اچھا ہے۔ جو بھی ملے اسے میرا اسلام کہنا۔"

وطن کی مٹی گواہ رہنا

روزنامہ "پاکستان" مورخہ 5۔ دسمبر 1996ء میں ملک کی مشہور ادبی شخصیت جناب عبدالعزیز خالد کا ایک رقت انگیز مضمون بعنوان "وطن میں اجنبی" شائع ہوا جس کا آغاز ان سطور سے ہوتا ہے۔

"پاکستان کے مایہ ناز فرزند' شہرہ آفاق سائنس دان ڈاکٹر عبدالسلام نے آخر جان' جان آفریں کے سپرد کر دی۔ یہ ان کی سرزمین وطن سے گہری' بے غبار اور اٹوٹ محبت کا ثبوت ہے کہ ان کی وصیت کے مطابق ان کے جسد خاکی کو اسی خاک پاک نے اپنی آغوش میں لے لیا۔"

(خالد دسمبر 97ء صفحہ 178)

اب جگر تھام کے بیٹھو

میری باری آئی

بزم ڈاکٹر عبدالسلام کے زیر اہتمام 13۔ مارچ 1996ء کو کراچی میں جو تقریب ڈاکٹر صاحب کو زبردست خراج تحسین پیش کرنے کے لئے انعقاد پذیر ہوئی اس میں مایہ ناز دانشور اور صحافی محترمہ زاہدہ حنا نے ایک عجیب جذبہ اور اسلوب میں کچھ تاریخی حقائق بیان کرتے ہوئے قوم کے ضمیر کو جھنجھوڑا اور واشگاف انداز میں بیان کیا۔

"کیا ہم آج اس لئے اکٹھے ہوئے ہیں کہ بیسویں صدی کے اختتام پر دنیا کا ایک ذی وقار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شہری اور مایہ ناز سائنسدان ستر برس کا ہو گیا۔ کیا ہم یہاں اس لئے آئے ہیں کہ اس انسان کو اس کے سائنسی کارناموں پر داد دیں' اس کے علم و فضل کے باب میں فصاحت و بلاغت کے دریا بہائیں اور واپس چلے جائیں۔ ہو سکتا ہے کہ کچھ لوگ یہاں اس لئے آئے ہوں لیکن معافی کی طلب گار ہوں کہ میں یہاں اس لئے نہیں آئی۔ وہ شخص جو مغرب و مشرق کی دو درجن سے زیادہ یونیورسٹیوں کا اعزازی ڈگری یافتہ ہے جس کو دو درجن سے زیادہ اہم ترین بین الاقوامی اعزازت سے نوازا جا چکا ہے جو دو درجن سے زیادہ اہم ترین سائنسی اور تحقیقی کام کرنے والی سوسائٹیوں کی فیلو شپ اور ممبر شپ رکھتا ہے' اسے آپ کی اور میری تعریف و توصیف کی ذرہ برابر بھی ضرورت نہیں۔

میں یہاں حاضر ہوئی ہوں تو اس لئے کہ ڈاکٹر عبدالسلام کی 70 ویں سالگرہ کے موقع پر خود اپنی اور اپنی قوم کی بدبختی پر گریہ کروں۔ اس بات کو کہوں کہ ہم نے نوبل انعام یافتہ عبدالسلام کے ساتھ وہی کچھ کیا ہے جو سینکڑوں برس سے ہم اپنے علماء اور فضلاء کے ساتھ کرتے آئے ہیں۔ ہم تاریخ کے اتنے بڑے جھوٹے ہیں کہ کل اپنے جن خرد افروز اور علم دوست مفکروں' دانشوروں اور فلسفیوں پر ہم نے کفر الحاد کے فتویٰ لگائے تھے۔ جن پر زیست حرام کر دی تھی۔ آج ہم ان ہی کے ناموں کے آگے رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں اور ان کے نام سے پہلا "امام" نہ لکھنے کو کفر کے مترادف قرار دیتے ہیں۔

ہم بھول چکے ہیں کہ ابن حزم کا مدرسہ اور کتب خانہ ہم نے جلایا تھا اور اسے قید و بند کی صعوبتوں سے ہم نے گزارا تھا۔ آج وہ ہمارے لئے "امام ابن حزم" ہے۔

ہم کسی کو نہیں بتاتے کہ ہم نے ابن تیمیہ کی کتابیں جلائیں' اسے قید کیا اور جب اس پر بھی ہمارا جی خوش نہ ہوا تو قید کے دوران اس سے تصنیف و تالیف کی آزادی سلب کر لی۔ اس کی کتابیں اور مسودے ضبط کر لئے۔ آج ہم اسے "امام" لکھتے نہیں تھکتے اور تاریخ کا یہ سچ چھپاتے ہیں کہ کاغذ اور قلم سے محروم ہونے والے ابن تیمیہ نے اپنے قید خانے کی دیواروں پر اپنے ناخنوں سے کھرچ کر کیا جملہ لکھا تھا۔

مسلم دنیا کا آخری نابغہ روزگار ابن رشد' جو اپنے خیالات و افکار کے سبب ذلیل و رسوا ہوا' جسے مسجد قرطبہ کی سیڑھیوں پر نمازیوں کے جوتے صاف کرنے کی سزا دی گئی' جسے جلاوطن کیا گیا' جس کی کتابیں قرطبہ کے چوک پر جلائی گئیں۔ آج اسی ابن رشد کے حوالے سے ہم یورپ میں نشاۃ ثانیہ کا سہرا اپنے سر باندھتے ہیں اور فخر سے کہتے ہیں کہ راجر بیکن نے 1230ء میں ابن رشد کی کتابوں کے لاطینی ترجمے کو یورپ کی علمی تاریخ کا ایک عظیم واقعہ قرار دیا تھا۔ عالم اسلام میں علم پروری اور عقل دوستی کا زوال ابن الہیثم اور البیرونی سے پہلے ہی شروع ہو چکا تھا اور یہ عمل بارہویں صدی کے آخری برسوں میں ابن رشد کی ذلت آمیز جلاوطنی کے ساتھ مکمل ہوا۔ اس عظیم سانحے کو ہزار برس گزر چکے لیکن پستیوں میں مسلسل اترتے رہنے' یورپی استعمار کی نو آبادیات بن جانے اور نام نہاد سیاسی آزادی کے بعد مغرب کی اقتصادی غلامی میں آنے کے باوجود سائنس اور ٹیکنالوجی کے باب میں' ایک روشن خیال اور وسیع المشرب سماج کی تعمیر کے سلسلے میں ہمارے رویے آج بھی دسویں گیارھویں اور بارہویں صدی عیسوی سے آگے نہیں بڑھے۔

ابن رشد کو ہسپانیہ کے یہودیوں نے سینے سے لگایا اور اس کے خیالات و افکار یورپ کی علمی اور سائنسی ترقی کا نقطہ آغاز بنے اور آج ہم آٹھ سو برس بعد بھی اتنے ہی بدبخت ہیں کہ ہم نے اپنے ایک نابغہ روزگار کے لئے اس کے اپنے ملک میں اس پر عرصہ حیات تنگ کر دیا۔ دیار غیر میں جلاوطنی کی زندگی گزارنے والے ڈاکٹر عبدالسلام سے مغرب و مشرق کی ذہانتیں استفادہ کرتی ہیں۔ یہ شخص طبیعات کا نوبل انعام لینے جاتا ہے تو سویڈن کے بادشاہ اور ملکہ اس کا انتظار کرتے ہیں۔ شاہی خاندان کے سامنے اس کی آمد کا اعلان بگل بجا کر کیا جاتا ہے۔ دنیا بھر سے آئے ہوئے ہزار ہا سائنسدان' دانشور اور طالب علم سرو قد کھڑے ہو کر اس کی تعظیم کرتے ہیں لیکن یہی نوبل انعام یافتہ سائنسدان جب اپنے ملک کا رخ کرتا ہے تو برسر اقتدار خواتین و حضرات اسے ملاقات کا وقت نہیں دیتے۔ معمولی سرکاری اہل کار سائنس کی ترقی کے لئے اس کی بیش قیمت تجاویز اور پیشکشوں کے معاملات کو سرد خانے میں ڈال دیتے اور اسی شہر کا ایک تعلیمی ادارہ اسے اپنے یہاں مدعو کرتا ہے تو مذہبی جنونیوں کا ایک ٹولہ اس کی آمد کو کفر و اسلام کی جنگ میں تبدیل کر دیتا ہے۔

آج ہم تباہی و بربادی کی جس دلدل میں دھنسے ہوئے ہیں اس کا بنیادی سبب ہماری علم دشمنی' جہل دوستی اور اپنے عالم و فاضلوں کی توہین و تذلیل ہے۔ ہم اپنی ذہانتوں کو دیس نکالا دیتے ہیں اور اس پر فخر کرتے ہیں۔ ہم اس ملک میں تفکر اور تدبر کے سوتوں پر پہرے بٹھا دیتے ہیں۔ ہم اپنی دانش گاہوں میں ذہانتوں کو پنپنے نہیں دیتے اور انہیں کبھی ملحد' کبھی کافر اور کبھی بے راہ رو قرار دے کر مجبور کر دیتے ہیں کہ وہ دیار غیر کا رخ کریں اور ان کی ذہانتیں یورپ و امریکہ میں گل و گلزار کھلائیں......

ہم جس تیزی سے زوال اور ذلت آمیز غلامی کی طرف جا رہے ہیں اس کا بنیادی سبب یہ ہے کہ ہمارے سیاسی رہنما اور ہمارے دانشور منافقت میں مبتلا ہیں۔ کسی بھی قوم کی رہنمائی اس کے سیاستدان' مدبر' مفکر اور دانشور کرتے ہیں اور جب یہی طبقہ مصلحت و منافقت کا شکار ہو جائے تو قوم کا وہی حشر ہوتا ہے جو ہمارا ہے۔ آج ہم میں سے کتنے ہیں جو اٹھ کر باآواز بلند یہ کہہ سکیں کہ یہ وہ پاکستان نہیں ہے جس کا وعدہ جناح صاحب نے ہندوستانی مسلمانوں سے کیا تھا۔ آج ہم میں سے کتنے ہیں جو اس پر اصرار کرتے ہیں کہ 11۔ اگست 1947ء کو پاکستان کی دستور ساز اسمبلی کے پہلے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے بانی پاکستان نے واشگاف الفاظ میں کہا تھا کہ

"پاکستان ایک مذہبی ریاست نہیں ہو گا اور یہ کہ اس نئے وطن میں مذہب' نسل' رنگ اور زبان کو تفریق کا سبب نہیں ٹھہرایا جائے گا اور پاکستان کے تمام شہریوں کو مساوی حقوق حاصل ہوں گے۔"

ہمارا سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ یہاں کے عوام ہر مرتبہ تنگ نظر مذہبی راہنماؤں کو مسترد کر دیتے ہیں اور جمہوریت پسندی اور روشن خیالی کے دعویدار سیاستدانوں کو حق حکمرانی سونپتے ہیں لیکن ایسی ہر جماعت اقتدار میں آنے کے بعد منافقت اور سیاسی مصلحت پسندی سے کام لیتے ہوئے سول اور فوجی نوکر شاہی اور جاگیر دار اشرافیہ کے سامنے ہتھیار ڈال دیتی ہے۔ لبرل' عوام کی نمائندہ اور بانی پاکستان کے سیاسی افکار کی پیرو کار ہونے کی دعویدار جماعتیں Establishment سے جس قدر خوف زدہ رہتی ہیں اس کی بہترین مثال پاکستان کا آئین ہے ان جماعتوں نے Establishment کے دباؤ میں آکر آئین میں ایسی تبدیلیاں کیں یا ایسی ترامیم کو تحفظ فراہم کیا جس نے پاکستانی آئین کو بانی پاکستان کی سیاسی فکر سے یکسر متصادم آئین بنا کر رکھ دیا۔

آج اگر ڈاکٹر عبدالسلام اس محفل میں موجود نہیں اور وطن سے دور شدید ذہنی اذیت کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اگر وہ وطن میں اپنی بے وقعتی اور ناقدری پر غمزدہ ہیں اور اگر آج وہ اس ملک کے دوسرے درجے کے شہری ہیں تو اس کے ذمہ دار نہ پاکستانی عوام ہیں اور نہ بانی پاکستان۔ اس تمام صورت حال کی ذمہ داری ان سیاسی جماعتوں پر عائد ہوتی ہے جو خود کو قائداعظم کا وارث کہتی ہے لیکن عملاً ان کے افکار کی نفی کرتی ہیں۔ اس کی ذمہ داری ان ترقی پسند اور روشن خیال تنظیموں پر عائد ہوتی ہے جو پاکستان کے روادار اور کشادہ دل عوام کی صحیح ترجمانی کرنے سے قاصر ہیں اور سب سے بڑھ کر اس الم ناک صورت حال کے ذمہ دار ہیں ایسے تمام دانشور جو اپنی جماعتی وابستگی یا کسی خوف یا کسی مصلحت کے سبب سچ بولنے اور سچے موقف پر اصرار کرنے سے دامن بچاتے ہیں۔

ڈاکٹر عبدالسلام اس صدی میں طبیعات کے شعبے کی عظیم ذہانتوں میں سے ایک ہیں۔ جس دھرتی سے ان کا خمیر اٹھا اسے ان پر ناز کرنا چاہئے تھا لیکن یہ ان کی نہیں ہماری سیہ بختی ہے کہ ہم نے انہیں جلاوطنی اور بے توقیری کے عذاب میں ڈالا۔ ہماری دعا ہے کہ ہمارے منافق رہنماؤں کی عمر اور صحت انہیں لگے۔ مغرب سے متعدد معاملات پر شدید اختلاف رکھنے کے باوجود ہمیں اس کا شکر گزار ہونا چاہئے کہ ہمارے جلاوطنوں کو پناہ وہیں ملتی ہے۔ یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ اگر مغرب کے شہر ہمارے اس نابغہ روزگار کو پناہ نہ دیتے تو آج وہ بھی ابن تیمیہ کی طرح کسی قید خانے میں ہوتا' اسے بھی کاغذ اور قلم کی نعمتوں سے محروم کر دیا گیا ہوتا اور اپنے ناخنوں سے کوٹھڑی کی دیوار پر یہ جملہ کھرچ رہا ہوتا کہ "اگر مجھے کوئی حقیقی سزا دی گئی ہے تو وہ یہی سزا ہے۔"

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر 31852 میں شیخ احسان الحق ولد شیخ افضل الحق صاحب قوم شیخ قانونگو پیشہ طالب علمی عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن واہ کینٹ ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 98-5-29 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد شیخ احسان الحق 20/E 232 واہ کینٹ ضلع راولپنڈی گواہ شد نمبر1 شیخ فضل حق وصیت نمبر 12532 گواہ شد نمبر2 محمد یوسف وصیت نمبر 16762-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 31853 میں شیخ منور احمد ولد میاں خوشی محمد صاحب قوم جھمٹ پیشہ دکانداری عمر 56 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک 99 شمالی ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 98-6-13 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ مکان برقبہ 9 مرلے مع 5 دکانیں واقع ساہیوال روڈ بالمقابل دارالفتوح ربوہ مالیتی۔/300000 روپے۔ 2۔ مکان واقع چک نمبر 99۔ش ضلع سرگودھا مالیتی۔/150000 روپے۔ 3۔ دوکان برقبہ ڈیڑھ مرلہ واقع چک نمبر99/ش ضلع سرگودھا مالیتی۔/50000 روپے۔ کل جائیداد مالیتی۔/500000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/6000 روپے ماہوار بصورت دکانداری کرایہ دکان مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد شیخ منور احمد چک نمبر 99 شمالی P/O خاص ضلع سرگودھا گواہ شد نمبر1 مبارک احمد ظفر وصیت نمبر17411 گواہ شد نمبر2 رشید احمد چک نمبر 99/ش ضلع سرگودھا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر31854 میں طیبہ صدف بنت شیخ منور احمد صاحب قوم جھمٹ پیشہ طالب علمی عمر16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک 99 شمالی ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 98-6-14 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ طیبہ صدف چک نمبر 99 شمالی P/O خاص ضلع سرگودھا گواہ شد نمبر1 مبارک احمد ظفر وصیت نمبر17411 گواہ شد نمبر2 شیخ منور احمد مسل نمبر 31853 والد موصیہ۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر31855 میں بشیر احمد ولد چوہدری نور محمد صاحب قوم آرائیں پیشہ تجارت عمر62 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ملتان چھاؤنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 98-6-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ کوٹھی برقبہ 1000 مربع گز واقع ملتان چھاؤنی مالیتی اندازاً -/5000000 روپے۔ 2۔ مکان نمبر 12/26 برقبہ 10 مرلہ واقع دارالرحمت شرقی ربوہ مالیتی -/500000 روپے۔ 3۔ سرمایہ تجارت تقریباً -/5000000 روپے۔ اور نقد سرمایہ بینک میں -/1000000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/40000 روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد چوہدری بشیر احمد ٹیپو سلطان روڈ A-38 ملتان چھاؤنی گواہ شد نمبر1 سعید محمد اختر گلی نمبر1 ملتان گواہ شد نمبر2 منیر احمد ملتان کینٹ۔

احباب جماعت کو نیا سال مبارک ہو

بشیر گولڈ سمتھ

پروپرائیٹر: کلیم احمد بشیر بوٹا مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

فون گھر: 211683 دوکان: 211806

ولادت

○ مکرم عبدالباسط صاحب انچارج شعبہ کمپیوٹر روزنامہ الفضل ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری ہمشیرہ محترمہ بدر منیر صاحبہ اہلیہ مکرم راؤ حامد احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 22۔ دسمبر1998ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ازراہ شفقت "نور قمر" نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولود مکرم ملک غلام نبی شاہد صاحب مربی سلسلہ (مشرقی و مغربی افریقہ) حال بیلجیئم کا نواسہ اور مکرم راؤ ناصر احمد صاحب لاہور کینٹ کا پوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و تندرستی عطا فرمائے نیز والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

نکاح

○ عزیز مکرم ثاقب سمیع صاحب سینٹ لوئیس مسوری امریکہ ابن مکرم ریٹائرڈ میجر عبدالسمیع صاحب تمغہ جرات (ملٹری) کا نکاح ہمراہ عزیزہ مکرمہ نوما بشریٰ سعید صاحبہ بنت مکرم منور احمد سعید صاحب پوٹامک۔ میری لینڈ۔ امریکہ مورخہ 9۔ اپریل 1998ء کو بعوض حق مہر 15 ہزار یو ایس ڈالر مکرم شمشاد احمد ناصر صاحب مربی سلسلہ نے سلور سپرنگ میری لینڈ امریکہ میں پڑھا اور دعا کرائی۔

عزیز ثاقب داؤد محترم ڈاکٹر محمد عبدالرشید صاحب آف کوئٹہ کے پوتے اور حضرت مولوی محمد اسماعیل سیالکوٹی صاحب رفیق حضرت مسیح موعود (جو 313 رفقاء میں شامل تھے) کے پڑپوتے ہیں۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ اس رشتہ کے ہر جہت سے کامیاب اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کریں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان

○ جن طلباء و طالبات نے امسال اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور۔ بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان۔ قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد اور پنجاب کے میڈیکل کالجز میں داخلہ حاصل کیا ہے وہ مندرجہ ذیل معلومات نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ 35460 کو جلد ارسال کریں تاکہ دوران سال رابطہ رکھنے والے طلبہ کی مناسب رنگ میں رہنمائی کی جاسکے۔

1۔ ادارہ کا پراسپیکٹس

2۔ آخری اوپن میرٹ

3۔ اپنا ہاسٹل / مستقل ایڈریس

4۔ ادارہ سے متعلق دیگر معلومات

(نظارت تعلیم)

ضروری اعلان

○ جو قارئین ہاکر کے ذریعے الفضل حاصل کرتے ہیں ان کی خدمت میں گذارش ہے کہ بل اخبار دسمبر1998ء مبلغ 50-92 روپے بنتا ہے۔ براہ کرم جلد ادا کر کے ممنون فرمائیں۔

(مینیجر)

سپیشلسٹ ڈاکٹر صاحبان کی آمد

○ مکرم ڈاکٹر محمد طارق رانا ڈینٹل سرجن آف اسلام آباد 3۔ جنوری 99ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں دانتوں کے مریضوں کا معائنہ کریں گے ضرورت مند مریض پرچی بنوا کر وقت حاصل کرلیں۔

○ مکرم ڈاکٹر محمد احمد رانا Psychiatrist ماہر امراض ذہن مورخہ 3۔ جنوری 99ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورت مند مریض ہسپتال ہذا سے پرچی بنوا کر وقت حاصل کرلیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

درخواست دعا

○ مکرم عبدالحلیم طیب صاحب لاہور سے اطلاع دیتے ہیں کہ مکرم طاہر احمد ملک صاحب لاہور کا دل کا آپریشن پنجاب انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں متوقع ہے۔ جملہ احباب کرام سے ملک صاحب موصوف کے آپریشن کی کامیابی اور جلد از جلد صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم خواجہ بشیرالدین قمر صاحب آف لنڈن ابن مکرم مولانا قمرالدین فاضل مرحوم (اول صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ) کچھ عرصہ سے گھٹنے کی شدید تکلیف سے صاحب فراش ہیں 9۔ جنوری 99ء کو گھٹنے کا اپریشن ہو گا۔

○ مکرم راجہ ناصر احمد صاحب ریٹائرڈ وارنٹ آفیسر سیکرٹری ضیافت کراچی کی بائیں ٹانگ پر پرانا زخم چلا آرہا ہے۔ 4۔ جنوری 99ء کو اپریشن متوقع ہے۔

○ مکرم خواجہ محمد امین صاحب سابق امیر ضلع سیالکوٹ آج کل ناروے میں فالج کی تکلیف سے صاحب فراش ہیں۔ کمزوری کافی ہے۔

○ مکرم میاں محمد یحییٰ صاحب صدر حلقہ نیلا گنبد / سیکرٹری تحریک جدید لاہور سردی لگ جانے کی وجہ سے شدید بیمار ہیں۔

○ محترمہ اہلیہ صاحبہ مکرم مرزا محمد اسحاق بیگ صاحب مرحوم محمد نگر عارف والا شدید بیمار ہیں۔

احباب سے ان سب کے لئے درخواست دعا ہے۔

بیوت الحمد منصوبہ

○ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے بیوت الحمد کی بابرکت تحریک کے ثمرات سے سینکڑوں مستحقین مستفیض ہو رہے ہیں۔ بیوت الحمد کالونی جو نوے مکانوں پر مشتمل ہے اور ہر قسم کی سہولیات سے آراستہ ہے اس میں 84 سے زائد مستحق خاندان رہائش کی سہولت سے فیضیاب ہو رہے ہیں۔ ابھی پہلے مرحلہ کی تکمیل میں کالونی کے دس مکان تعمیر ہونا باقی ہیں۔

اسی طرح ساڑھے تین صد سے زائد خاندانوں کو ان کے اپنے گھروں میں حسب ضرورت جزوی توسیع کے لئے لاکھوں روپے کی امداد دی جاچکی ہے اور امداد کا یہ سلسلہ جاری ہے۔ کئی مستحق گھرانے اس امداد کے منتظر ہیں۔

احباب کرام کی خدمت میں گذارش ہے کہ مستحق افراد کی خدمت کا ثواب حاصل کرنے کے لئے اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں۔ اور حسب استطاعت ضرور شمولیت فرمائیں۔

یہ مالی قربانی آپ اپنی اپنی جماعتوں میں بھی نظام کے تحت پیش کر سکتے ہیں۔ اسی طرح براہ راست خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں مد بیوت الحمد میں بھی داخل کروا سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو خدمت خلق کی توفیق اور سعادت سے نوازتا رہے۔

(سیکرٹری بیوت الحمد سوسائٹی)

بقیہ صفحہ 1

15۔ مکرم منور شمیم خالد صاحب قائد وقف جدید

16۔ مکرم خالد محمود الحسن بھٹی صاحب قائد تحریک جدید

17۔ مکرم عبدالرشید غنی صاحب قائد مال

18۔ مکرم قریشی محمد عبداللہ صاحب آڈیٹر

19۔ مکرم مولوی محمد صدیق صاحب گورداسپوری زعیم اعلیٰ ربوہ

(صدر مجلس انصاراللہ۔ پاکستان (ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 2

12-00 دوپہر۔ چلڈرنز کارنر

12-25 دوپہر۔ سرائیکی پروگرام۔ ملاقات

1-30 دوپہر۔ لقاء مع العرب

2-30 دوپہر۔ اردو کلاس

3-45 سہ پہر۔ احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی از عبدالباسط شاہد صاحب سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

4-15 سہ پہر۔ درس القرآن۔ لائیو

6-05 رات۔ تلاوت۔ خبریں

6-35 رات۔ انڈونیشین پروگرام

7-15 رات۔ بنگالی سروس

7-45 رات۔ چلڈرنز کلاس

11-05 رات۔ تلاوت۔ حدیث

11-20 رات۔ اردو کلاس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 31- دسمبر- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 5 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 14 درجے سنٹی گریڈ
یکم-جنوری-غروب آفتاب-افطار 5-18
2-جنوری-طلوع فجر انتہائے سحر 5-40
2-جنوری-طلوع آفتاب 7-06

عالمی خبریں

افغانستان میں اربوں کی تجارت

افغان ٹرانزٹ ٹریڈ کے قانون کے تحت اربوں کی جو اشیاء پاکستان سے افغانستان جاتی ہیں ان میں سے 90 فیصد واپس پاکستان میں ایکسپورٹ ہو جاتی ہیں۔ یہ اشیاء کراچی آتی ہیں پھر زمین کے راستے افغانستان جاتی ہیں وہاں سے پشاور اور چمن کی راستے واپس پاکستان آجاتی ہیں۔ پشاور اور چمن میں درجنوں چوکیاں قائم ہیں تاکہ اس طرز کی سمگلنگ کو روکا جاسکے۔ ان چوکیوں پر تعیناتی کے لئے بھاری نذرانے دیئے جاتے ہیں۔

ترکی کا نامزد وزیر اعظم

ترکی میں سیاسی بحران جاری ہے۔ صدر نے وزیر اعظم کے طور پر مسٹر ایریر کو نامزد کیا ہے۔ جنہوں نے امید ظاہر کی ہے کہ وہ اسلام پسند فضیلت پارٹی کی حمایت سے حکومت بنانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

یمن میں آپریشن

یمن میں 16- غیر ملکی سیاحوں کی رہائی کے لئے آپریشن کیا گیا۔ 3 یرغمالی ہلاک ہو گئے۔ جبکہ 13- کو رہا کرا لیا گیا۔ سیکیورٹی فورس کے 200- ارکان نے باغی فوجی ٹولے کے ٹھکانوں پر دھاوا بول دیا۔ ان سیاحوں کا تعلق برطانیہ امریکہ اور آسٹریلیا سے ہے۔ دو اغوا کنندگان بھی ہلاک ہوئے۔

بھارت میں بھی فوج

بھارتی حکومت نے دارالحکومت نئی دہلی میں سنگین جرائم میں اضافہ کے بعد حالات پر قابو پانے کے لئے فوج کو طلب کر لیا ہے۔ 12- سو فوجیوں کو شہر میں مختلف مقامات پر متعین کر دیا گیا ہے۔

بھارتی فوج کے مظالم

بھارتی فوج نے مقبوضہ کشمیر میں سحری و افطاری کے اوقات میں مظالم کا سلسلہ تیز کر دیا ہے۔ پونچھ اور راجوری میں کمانڈو آپریشن کا آغاز کر دیا گیا۔ 20- افراد گرفتار ہوئے۔

اسامہ بن لادن کی کوششیں

سعودی منحرف اسامہ بن لادن نے حکمت یار اور پروفیسر عبدالرسول سیاف کے درمیان مصالحتی کوششیں شروع کر دی ہیں۔ اسامہ نے پاکستان کے ایک مذہبی رہنما کے ذریعے افریقہ کے ملک مالی میں دونوں رہنماؤں کو پیغام بھجوایا ہے۔ یہ رہنما صدر قذافی کی طرف سے بلائی گئی ایک کانفرنس میں شرکت کے لئے مالی گئے ہوئے ہیں۔

اقوام متحدہ کی ذمہ داری

اقوام متحدہ عراقی صورت حال مزید نہ بگڑنے دے۔ چین نے کہا ہے کہ اس کو صورت حال سے نہ صرف تشویش ہے بلکہ عراق پر بمباری اور اموات سے بہت پریشانی ہے۔

20- لاکھ افراد کے قاتل

کمبوڈیا کے وزیر اعظم نے 20- لاکھ افراد کے قتل کے ذمہ دار دو کھمیر روج لیڈروں پر مقدمہ چلانے سے انکار کر دیا ہے۔ دونوں نے گذشتہ جمعہ کو حکومت کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے تھے۔ وزیر اعظم کا خیال ہے کہ ایسے مقدمے سے ملک میں پھر سے خانہ جنگی شروع ہو سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ماضی کو بھلانا مناسب ہے۔

ملکی خبریں

جنوری سے آپریشن

وفاقی وزیر خزانہ و تجارت اسحاق ڈار نے بتایا ہے کہ جنوری سے ٹیکس چوروں اور نادہندگان کے خلاف آپریشن شروع کیا جائے گا۔ اس آپریشن میں کسی کے ساتھ انتقامی کارروائی نہیں ہوگی۔ وزیر اعظم نے بھی مکمل حمایت کا یقین دلایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ فوج کو استعمال نہیں کیا جائے گا۔

زرمبادلہ کے ذخائر میں اضافہ

امریکہ کی طرف سے ایف سولہ طیاروں کے 6ء324 ملین ڈالر وصول ہو جانے کے بعد اب پاکستان کے زرمبادلہ کے ذخائر ایک ارب ڈالر کی نفسیاتی حد پار کر گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ پیسے دفاع کی بجائے ادائیگیوں کا توازن درست کرنے پر خرچ ہونگے۔

ناہید خان کی ضمانت

لاہور ہائی کورٹ نے بینظیر بھٹو کی پولیٹیکل سیکرٹری مس ناہید خان کی ضمانت قبل از گرفتاری دو دن کے لئے منظور کر لی ہے۔ تاہم کسی دوسرے مقدمے میں گرفتار نہ کرنے کی استدعا مسترد کر دی گئی۔ مس ناہید خان بڑی کامیابی سے پولیس والوں کو دھوکہ دیکر عدالت تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئیں۔

ناہید کیس میں ہائی کورٹ کے ریمارکس

مس ناہید خان کی ضمانت کے کیس میں ہائی کورٹ نے ریمارکس دیتے ہوئے کہا کہ کوئی جج محفوظ ہے نہ گواہ، پیپلز پارٹی والے عدالتوں کے ساتھ کیا کر رہے ہیں۔ اگر عدلیہ اور سسٹم پر اعتماد نہیں تو کھل کر اعلان کریں اور پھر دادرسی کے لئے نہ آئیں۔ آپ لوگ عدالتوں کے اندر گواہوں کا منہ کالا کرتے ہیں تو پھر بتائیں کہ آپ کیا کرنا چاہتے ہیں۔ درخواست گذار سمیت کسی نے بھی احتساب بنچ راولپنڈی کے واقعہ پر افسوس کا اظہار نہیں کیا۔ پھر آپ یہاں کیا لینے آئے ہیں۔ ناہید خان بھی کیا لینے آئی ہیں۔ جب احترام ہی نہیں کرنا تو پھر دادرسی کیوں طلب کی جاتی ہے۔ پیپلز پارٹی کے وکیل راجہ انور نے کہا کہ ہم احترام کرتے ہیں۔ فاضل عدالت نے کہا کہ جب آپ کو سوٹ کرتا ہے تو احترام کی باتیں کرتے ہیں ورنہ کہتے ہیں نعش کتے کھائیں۔

بینظیر دوبئی چلی گئیں

احتساب بنچ نے بینظیر بھٹو کو ملک سے باہر جانے کی اجازت دے دی چنانچہ بینظیر بھٹو اپنے بچوں سے ملنے دوبئی روانہ ہو گئیں۔ احتساب بنچ کے روبرو حکومت نے موقف اختیار کیا کہ اگر درخواست گذار کے بیرون ملک جانے سے عدالتی عمل متاثر نہ ہو تو ہمیں اعتراض نہیں۔

شریف فیملی قرضے ادا کرے گی

وزیر اعظم پنجاب میاں شہباز شریف نے کہا ہے کہ شریف فیملی اپنی ہر چیز بیچ دیں گے اور تمام قرضے ادا کریں گے۔ 1972ء، 1988ء اور 1993ء میں بھٹو خاندان نے ہمارے کاروبار اور خاندان سے جو کیا وہ پوری دنیا جانتی ہے۔ میرے والد کو جیل بھیجا گیا ہمیں زبردستی ڈیفالٹ کیا گیا۔ اس کے باوجود اپنے حصے کا بنکوں کا قرض ادا کریں گے۔

کشمیریوں کے لئے رسک لیں گے

وزیر اعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ ہم کشمیریوں کے لئے بڑا رسک لیں گے۔ ہر چیلنج کے لئے تیار ہیں۔ پاکستان کشمیریوں کو مایوس نہیں کرے گا۔ بھارت سے بات چیت کا کوئی فائدہ نہیں اس کا رویہ غیر سنجیدہ ہے۔ عالمی طاقتیں مذاکرات کو بامقصد بنانے کے لئے مداخلت کریں اور انڈیا کو راہ راست پر لائیں۔ آزاد جموں و کشمیر کونسل سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ کوفی عنان سلامتی کونسل کی قراردادوں پر عمل کرائیں۔ امریکہ اپنا کردار ادا کرے تو مسئلہ کشمیر پرامن طور پر حل ہو سکتا ہے۔

ڈی آئی جی اور آئی جی پر فائرنگ

کراچی میں ڈی آئی جی اور آئی جی سندھ پر لیاقت آباد میں فائرنگ ہوئی اس کے باوجود انہوں نے لیاقت آباد کا دورہ کیا۔ سعود آباد میں 3- اہل خانہ ہلاک کر دیئے گئے۔

پاکستان کو گالیاں

اقوام متحدہ میں امریکی سفیر نے پاکستان کو گالیاں دیں۔ نامعقول، بیہودہ، بدتمیز اور رجعت پسند ملک قرار دیا۔

تمام احباب جماعت احمدیہ کی خدمت میں
نیا سال مبارک ہو!
محمود ہومیو پیتھک سٹور اینڈ کلینک
اقصیٰ چوک ربوہ

احباب جماعت کو نیا سال مبارک ہو
منیجر ناصر دواخانہ ربوہ
FAX 534
04524-211434
212434

اپنی رقم کا صحیح نعم البدل پلاٹ یا مکان کی صورت میں پائیے
رابطہ کیلئے
کہکشاں پراپرٹی سنٹر نزد جلسہ گاہ جدید ربوہ
فون 211842

احباب کو نیا سال مبارک ہو
الف بی ڈسٹری بیوٹرز
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
(ملکی اور غیر ملکی ہومیو ادویات کے تھوک فروش)

——— نیا سال مبارک ہو ———
دنیا بھر میں سب سے زیادہ مجرب ادویات (SPECIFICS) تیار کرنیوالے ادارہ
کیور ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ کی طرف سے تمام قارئین الفضل کو نیا سال مبارک ہو

• وول کاٹن سلک • پردہ کلاتھ صوفہ کلاتھ
• ملبوسات عروسی کی نایاب ورائٹی
• شادی بیاہ کی مکمل ورائٹی ہول سیل نرخوں پر دستیاب ہے (پردہ کلاتھ سلائی مفت)
ماڈرن رضائیاں ہول سیل ڈیلر
اعلیٰ قسم کے کوٹ برقعے ریڈی میڈ 800 کی بجائے 500 روپے میں۔
نیز وکی رضائیاں
ناصر نایاب کلاتھ ہاؤس
ریلوے روڈ ربوہ
دوکان: 434
رہائش: 211244